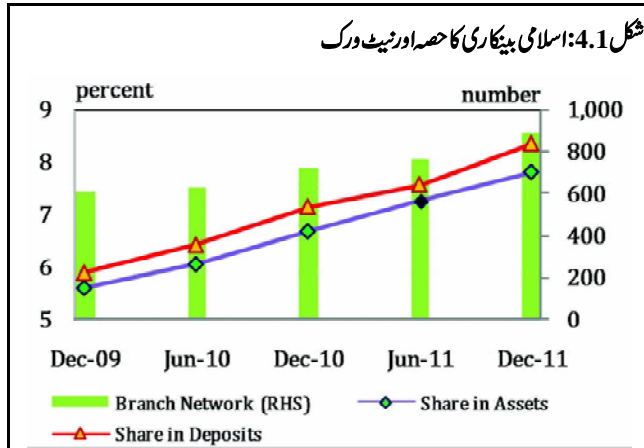


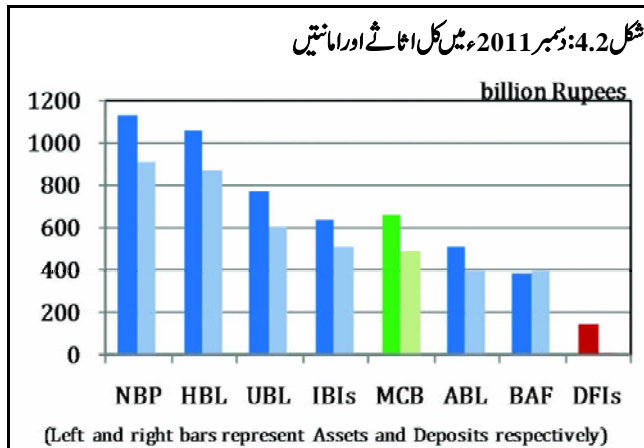
اسلامی بینکاری کو نظام میں اہمیت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ 31 دسمبر 2011ء کو اسلامی بینکاری اداروں کے مجموعی اثاثے پانچویں سب سے بڑے بینک سے تجاوز کر گئے اور ترقیاتی مالی اداروں کے کل اثاثوں کے چار گنا سے بھی زیادہ ہو گئے ہیں۔ اسی طرح امانتوں کے حوالے سے اسلامی بینکاری ادارے چوتھے سب سے بڑے بینک سے آگے ہیں۔ دو ہندسی شرح ہائے نمو برقرار ہیں اور اثاثوں میں اضافے کا خاصا حصہ حکومتی تمسکات میں جا رہا ہے تاہم مالکاری کی نمو کم رہی ہے۔ اوسطاً اسلامی بینکاری ادارے ادائیگی قرض کی زیادہ صلاحیت رکھتے ہیں اور زیادہ سیال ہیں گو کہ بقیہ بینکاری شعبے سے کم منافع بخش ہیں۔ زیر جائزہ مدت کے دوران اثاثوں کا معیار کسی قدر گھٹ گیا تاہم اب بھی یہ روایتی بینکوں سے خاصا بہتر ہے۔ مارک اپ پر مبنی اور لیز اور مارگیج جیسی مالکاری پر انحصار کی وجہ سے ساکھ کا خطرہ اسلامی بینکاری اداروں میں زیادہ ہے جس سے اس شعبے کے مستقبل کی نمو کے لیے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔

زوال پذیر اساس کے اثر کے باوجود تیزی برقرار ہے ---



اسلامی بینکاری کا آغاز 2002ء میں معمولی سطح پر ہوا تھا۔ اب بینکاری شعبے کے اثاثوں میں اس کا حصہ 7.8 فیصد اور امانتوں میں 8.3 فیصد ہے (شکل 4.1)۔ زوال پذیر اساس کے اثر کے باوجود اسلامی بینکاری کی ایک عشرے پر محیط بھرپور نمو زیر جائزہ مدت کے دوران بھی مضبوط رہی۔ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثے اور امانتیں بالترتیب 14 اور 15 فیصد بڑھ گئیں جبکہ سال بسال نمو 34، 34 فیصد رہی۔ اس کا تقابل عالمی اسلامی مالکاری صنعت کی 10 فیصد نمو سے کیا جاسکتا ہے۔²⁸ 2011ء کی دوسری ششماہی کے آخر تک اسلامی بینکاری اداروں کے مجموعی اثاثے 641 ارب روپے اور امانتیں 521 ارب روپے تھیں اور اثاثے چوتھے سب سے بڑے بینک کے قریب پہنچ رہے تھے جبکہ امانتیں چوتھے سب سے بڑے بینک سے تجاوز کر گئی تھیں (شکل 4.2)۔

--- اور اسی طرح خطرے سے گریز



نجی شعبے کی جانب سے بینک قرضے کی کم طلب اور بینکوں کی جانب سے خطرے سے اجتناب کے پیش نظر، کیونکہ وہ پرکشش شرحوں پر حکومت کو قرضہ دے سکتے ہیں، نئی امانتوں کا رخ ریاستی تمسکات کے محفوظ دائرے کی جانب کرنے کا رجحان زیر جائزہ مدت میں جاری رہا، گو کہ پچھلی ششماہی سے کسی قدر کم۔ دسمبر

2011ء میں حکومت پاکستان اجارہ صکوک کے نئے اجرا کی بنا اسلامی بینکاری ادارے اس قابل ہوئے کہ مزید 30.7 ارب روپے یا اضافی اثاثوں کے 38 فیصد کی حکومتی تمسکات

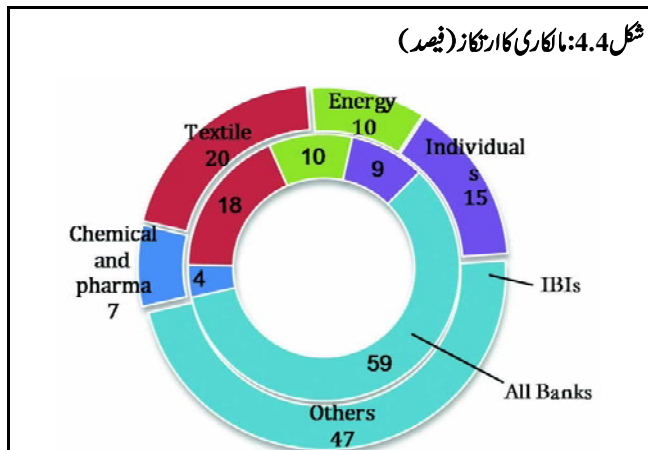
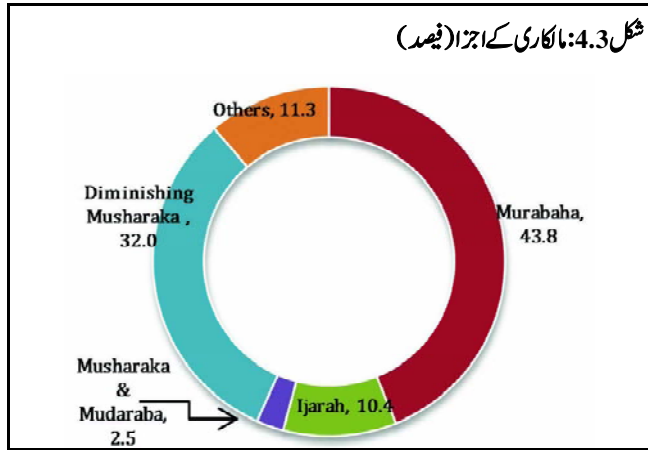
جدول 4.1: اسلامی بینکاری کی نمو						
ارب روپے						
دسمبر 09ء	جون 10ء	دسمبر 10ء	جون 11ء	دسمبر 11ء	تمام بینک دسمبر 11ء	
366.3	411.1	477.0	560.5	641.0	8,170.8	کل اثاثے
72.2	78.0	157.8	231.3	274.3	3,054.9	سرمایہ کاریاں (خالص)
153.5	157.5	180.4	188.6	200.2	3,349.2	مالکاری (خالص)
282.6	329.8	390.1	452.1	521.0	6,243.6	امانتیں
فیصد تبدیلی						
17.0	12.2	16.0	17.5	14.4	5.9	کل اثاثے
34.9	8.0	102.3	46.6	18.6	16.6	سرمایہ کاریاں (خالص)
9.4	2.6	14.5	4.6	6.2	(1.0)	مالکاری (خالص)
18.7	16.7	18.3	15.9	15.2	4.7	امانتیں

میں سرمایہ کاری کر سکیں۔ دوسری جانب مالکاری میں نمو کم رہی اور خالص مالکاری صرف 6 فیصد (2001ء کی پہلی ششماہی میں 4.6 فیصد) بڑھی جبکہ خالص سرمایہ کاری کی نمو 19 فیصد (2011ء کی پہلی ششماہی میں 46.6 فیصد) تھی (جدول 4.1)۔

بہر حال نجی شعبے کی پست طلب کے پیش نظر مالکاری جزدان کی سست نمو قابل فہم ہے جس کی بڑی وجہ توانائی کا مسلسل بحران اور غیر یقینی کاروباری اور معاشی حالات ہیں۔ چونکہ توانائی کے بحران جیسے مسائل کے تصفیے میں کچھ وقت لگے گا اس لیے مستقبل قریب میں نجی شعبے کی جانب سے قرضے کی طلب میں بڑے اضافے کا امکان نہیں۔ حکومت 2012ء کی پہلی ششماہی میں مزید 75 ارب روپے کے اجارہ صکوک جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے²⁹ چنانچہ اسلامی بینکاری اداروں کے پاس کاروباری طور پر پرکشش ریاستی تمسکات میں سرمایہ کاری کے لیے کافی اضافی حکومتی تمسکات موجود ہوں گے۔

مضاربہ جیسے تجارت پر مبنی طریقے زیادہ استعمال ہونے لگے ہیں۔۔۔

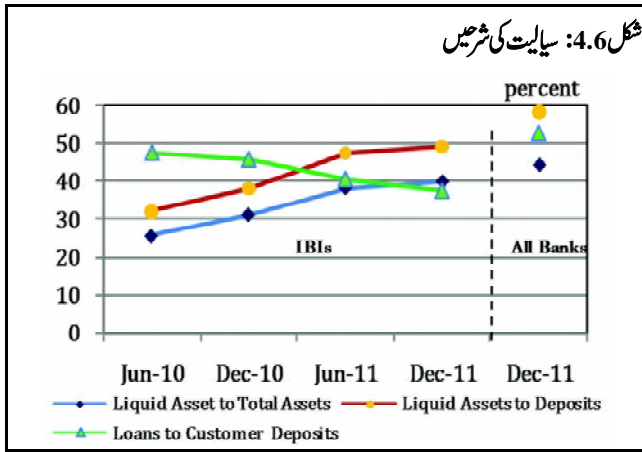
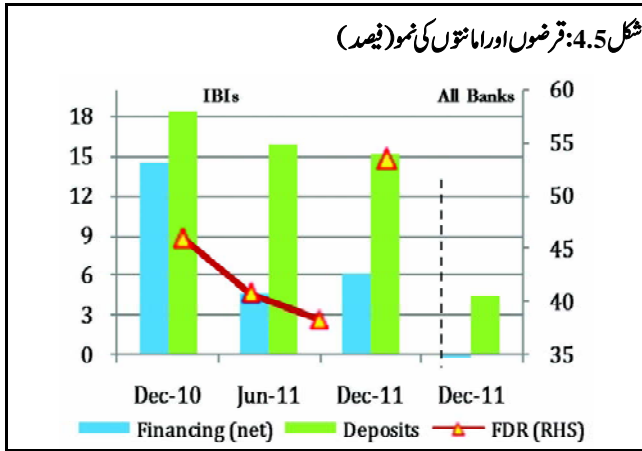
دوسرے ملکوں کی طرح³⁰ پاکستان میں بھی اسلامی بینکاری اداروں کے مالکاری جزدان میں غالب حصہ تجارت پر مبنی طریقوں کا ہے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران یہ رجحان برقرار رہا اور 89 فیصد مالکاری مراہجہ، مشارکہ متناقصہ اور اجارہ میں ہوئی (شکل 4.3)۔ اگرچہ پیشتر شریعہ مشیران کی رپورٹوں میں اس امر پر زور دیا جاتا رہا ہے کہ اسلامی بینک نفع و نقصان میں شراکت پر مبنی مالکاری کے طریقوں سے رجوع کریں تاہم ان طریقوں میں نمایاں بہتری لانے کے لیے اخلاقی خطرے، معاہدے کے نفاذ کے کمزور مکینزم اور معروف کاروباری اداروں اور افراد کی جانب سے ایسی مصنوعات کی کم طلب کے مسائل سے نمٹنا ہوگا۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ ایسے معروف کلائنٹس سے جو نقد کی قابل توثیق آمدورفت رکھتے ہوں اور اچھے کارپوریٹ نظم و نسق کے حامل ہوں مشارکہ پر مبنی لین دین کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے جس سے بتدریج مالکاری کے شرکاتی طریقوں پر بینکاریوں اور کاروباری برادری کا اعتماد بہتر ہوگا اور اس سے وسط تا طویل مدت میں اسلامی بینکاری اداروں کے مالکاری جزدان میں اس قسم کی مالکاری بڑھے گی۔



اسلامی بینکاری اداروں کی مالکاری کا بڑا حصہ، جو کل مالکاری جزدان کا 73 فیصد ہے، کارپوریٹ شعبے کو جاتا ہے جبکہ ایس ایم ایز کا حصہ محض 5 فیصد ہے۔ پیشتر کارپوریٹ مالکاری

29 جون 2012ء کے آئین حکومت اس ہدف سے تباہ زد گئی اور تقریباً 116.5 ارب روپے کے اجارہ صکوک جاری کیے۔

30 مثال کے لیے دیکھئے، چوگٹ، بی ایس اور ایم لیو (2009ء) ”اسلامی بینکاری: سود سے پاک یا سود پر مبنی؟“ پیپلنگ بینک فنانس جرنل اور اریف خان (2010ء) ”اسلامی بینکاری کتنی اسلامی ہے؟“، جرنل آف اکنامک بیہو بیڑ اینڈ آرگنائزیشن۔



جدول 4.2: اثاثوں کا معیار				
فیصد				
تمام بینک		اسلامی بینکاری ادارے		
دسمبر 11ء	جون 11ء	دسمبر 10ء	جون 11ء	
15.7	7.6	7.5	7.3	غیر فعال مالکاری اور مالکاری کا تناسب
5.4	2.9	3.2	3.2	خالص غیر فعال مالکاری اور مالکاری کا تناسب
69.3	63.0	60.0	58.6	اختصاص اور غیر فعال مالکاری کا تناسب
23.1	10.5	11.6	12.3	خالص غیر فعال مالکاری اور کل سرمائے کا تناسب
اسلامی بینکاری برائیاں		اسلامی بینک		
دسمبر 11ء	جون 11ء	دسمبر 11ء	جون 11ء	
4.9	4.1	9.0	9.6	غیر فعال مالکاری اور مالکاری کا تناسب
2.9	2.2	3.0	3.7	خالص غیر فعال مالکاری اور مالکاری کا تناسب
42.6	46.7	68.9	63.4	اختصاص اور غیر فعال مالکاری کا تناسب
10.9	10.6	10.3	12.0	خالص غیر فعال مالکاری اور کل سرمائے کا تناسب
3.0	2.1	11.8	11.7	خالص غیر فعال مالکاری (ارب روپے)
اسلامی بینکاری ادارے = اسلامی بینک + اسلامی بینکاری برائیاں				

توانائی، الیکٹرونکس، زرعی کاروبار، ٹیکسٹائل اور کیمیائی مواد کے شعبوں کی طرف گئی (شکل 4.4)۔ مالکاری کا خاص حصہ، جو اضافے کا 45 فیصد ہے، مختلف شعبوں کی جاری سرمائے کی ضرورت پوری کرنے میں صرف ہوا۔ مسلم اور استھنا میں مشترکہ طور پر 33 فیصد اضافہ ہوا جو ٹیکسٹائل، زرعی کاروبار اور الیکٹرونکس کے شعبوں کی تجارتی مالکاری کی ضرورت پوری کرنے میں استعمال ہوا۔

قطعہ واری تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ زرعی مالکاری کے شعبے کو ابھی تک نظر انداز کیا جا رہا ہے اور وہ مجموعی مالکاری میں صرف 0.1 فیصد حصہ رکھتا ہے۔ اسٹیٹ بینک اسلامی طریقوں پر مبنی زرعی مالکاری میں اضافے کی ضرورت کو سمجھتا ہے اس لیے اسلامی بینکاری اداروں کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے کہ وہ چھوٹے شہروں اور نیم شہری علاقوں میں اپنا نفوذ بڑھائیں۔ مزید برآں، امکان ہے کہ حال ہی میں جاری ہونے والے مسلم پر مبنی معیاری مصنوعہ³¹ سے اسلامی بینکاری اداروں کو اپنی زرعی مالکاری کے جزدان کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔

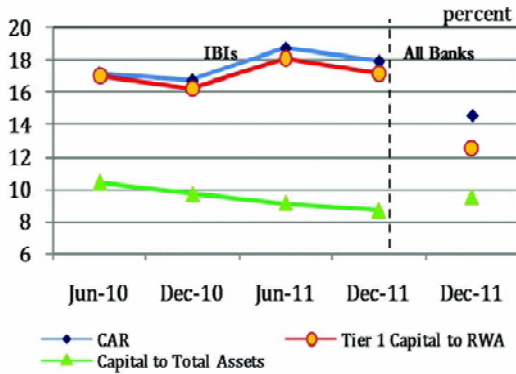
مالکاری اور امانتوں کے تناسب (ایف ڈی آر) میں مزید کمی کے ساتھ اسلامی بینکاری اداروں نے سیالیت کی معقول سطح قائم رکھی ہوئی ہے۔۔۔

نئی شعبے کی جانب سے قرضے کی کم طلب اور حکومت کی طرف سے پرکشش نرخوں پر مسلسل قرض گیری کے نتیجے میں اسلامی بینکاری اداروں کا نجی شعبے کو مزید قرضے دینے کا رجحان دھیمہ رہا حالانکہ رقم کافی دستیاب تھیں۔ چنانچہ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران سیالیت کی شرحیں بہتر ہوتی رہیں۔ سیال اثاثوں اور مجموعی اثاثوں کا تناسب نیز سیال اثاثوں اور امانتوں کا تناسب مذکورہ مدت میں بالترتیب 40 فیصد اور 49.3 فیصد تک پہنچ گیا۔ اس طرح یہ تناسبات بقیہ بینکاری شعبے کے سیالیت کے اظہار یوں کے قریب آ گئے (شکل 4.5)۔ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کا مالکاری اور امانتوں کا تناسب گر کر 37.8 فیصد ہو گیا جبکہ پورے بینکاری شعبے میں یہ تناسب 52.7 فیصد رہا (شکل 4.6)۔

جہاں تک سیالیت کا تعلق ہے پچھلے ڈیڑھ سال میں بڑے حجم کے شریعت سے ہم آہنگ کم خطرے کے حامل حکومت پاکستان اجارہ صکوک کے کئی اجراء ہوئے ہیں۔ تاہم سیالیت کے انتظام کے آلات کا محدود ہونا، عمیق اور سیال اسلامی مالی منڈی کا فقدان اور اسلامی بینکاری اداروں کے لیے حتیٰ قرض دہندہ کی سہولت

31 اسے اینڈ ایم ایف ڈی سرکر نمبر 03 برائے 2011ء، 18 اکتوبر 2011ء۔

شکل 4.7: ادائیگی قرض کی صلاحیت کی شرحیں



نہ ہونا کلیدی مسائل ہیں جنہیں ترجیحی بنیادوں پر حل کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک سیالیت کے انتظام کے ایک جامع حل کے لیے کام کر رہا ہے جس میں یہ اجزا شامل ہو سکتے ہیں: (i) اسلامی بین الہینک بازار زر کی تشکیل، (ii) اسلامی انٹر بینک آفرڈ ریٹ (IIBOR) کی تشکیل جو اسلامی مالکاری مصنوعات کے نرخ طے کرنے کے لیے نشانہ کا کام دے، (iii) مرکزی بینک کے کھاتوں میں روایتی ریاستی قرضے کے بڑے حصے کو شریعت سے ہم آہنگ قرضے میں تبدیل کرنا، (iv) اسلامی بینکاری اداروں کو اضافی سیالیت مرکزی بینک میں رکھنے کی اجازت دینا جس کا معاوضہ مرکزی بینک کی شریعت سے ہم آہنگ اثاثوں اور سرمایہ کاری جزدان کی آمدنی کی بنیاد پر دیا جائے، اور (v) اسلامی بینکاری اداروں کو حتمی قرض دہندہ کی سہولت مہیا کرنا۔

اثاثوں کا معیار کسی قدر کم ہو گیا۔۔۔

زیر جائزہ مدت میں اسلامی بینکاری اداروں کی غیر فعال مالکاری بڑھتی رہی اور انفیکشن تناسب میں کچھ کمی ہوئی (جدول 4.2)۔ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کے پاس غیر فعال مالکاری کے کھاتے میں مزید 1.1 ارب روپے جمع ہو گئے (جبکہ 2010ء کی دوسری ششماہی میں 3 ارب روپے جمع ہوئے تھے) اور زیادہ تر اضافہ اسلامی بینکاری برانچوں کی وجہ سے ہوا۔ تاہم اثاثے کے معیار کے اظہار پر روایتی بینکوں سے قدرے بہتر رہے جس سے ان کی خطرہ قرض کا بندوبست کرنے کی بہتر صلاحیت کی عکاسی ہوتی ہے۔

۔۔۔ لیکن نقصان قابو میں ہے اور ان دیکھے نقصان کو برداشت کرنے کے لیے کافی حفاظتی سامان دستیاب ہے

اسلامی بینکاری اداروں کی غیر فعال مالکاری کا تقریباً 69 فیصد نقصان کے زمرے میں ہے چنانچہ ان کا کافی انتظام موجود ہے۔ زیر جائزہ مدت میں اختصاص کی کوریج کا تناسب مزید بہتر ہو کر 63 فیصد ہو گیا اور پرخطر سرمایہ (خالص غیر فعال مالکاری اور مجموعی سرمائے کا تناسب) 110 بی پی ایس گر کر 10.5 فیصد ہو گیا (روایتی بینکوں کا خالص غیر فعال قرضے اور مجموعی سرمائے کا تناسب 20 فیصد سے زائد ہے) (جدول 4.2)۔ اسلامی بینکاری اداروں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت میں کمی دیکھی گئی اور 2011ء کی دوسری ششماہی میں کفایت سرمایہ کا تناسب 78 بی پی ایس کم ہو کر 17.95 فیصد ہو گیا جس کا بڑا سبب خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں میں اضافہ ہے (شکل 4.7)۔ نشانہ سے خاصے اوپر کفایت سرمایہ تناسب سے (الف) اسلامی بینکاری اداروں میں سرمائے کی کم لیوراجیت، (ب) کم خطرے کی حامل حکومتی تمسکات اور اچھے کارپوریٹس میں خاصی زیادہ سرمایہ کاری، اور (ج) اسلامی بینکاری اداروں کے پاس ان دیکھے نقصانات کو برداشت کرنے کے کافی حفاظتی سامان کی دستیابی ظاہر ہوتی ہے۔

حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کے رجحان سے یہ فائدہ ہوا کہ غیر فعال قرضے میں اضافے کے باوجود نفع آوری برقرار رہی۔۔۔

بلند یافت کے سلوک، غیر فعال مالکاری کے خلاف پست اختصاص اور منافع منقسمہ کی بہتر آمدنی کے طفیل اسلامی بینکاری اداروں کی آمدنی میں بھرپور نمو ہوئی (شکل 4.8)۔ نتیجتاً سال کے دوران منافع قبل از ٹیکس چار گنا ہو کر 10.6 ارب روپے تک پہنچ گیا جس سے اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع کو سہارا ملا۔ اسلامی بینکاری

جدول 4.3: آمدنی				
فیصد				
تمام بینک	اسلامی بینکاری ادارے			
	دسمبر 11ء	جون 11ء	دسمبر 10ء	
اثاثوں پر منافع	2.2	1.9	2.0	0.6
ایکویٹی پر منافع	23.4	20.8	20.7	5.9
عملی اخراجات اور مجموعی آمدنی کا تناسب	62.3	60.4	60.9	72.6
تمام حساب کتاب میں منافع قبل از ٹیکس استعمال کیا گیا ہے۔				

اداروں کے وسائل کے استعمال کی کارکردگی زیر جائزہ مدت میں زیادہ تبدیل نہیں ہوئی کیونکہ عملی اخراجات اور مجموعی آمدنی کا تناسب 2011ء کی دوسری ششماہی میں کچھ کم ہو کر 60.4 فیصد ہو گیا جبکہ 2011ء کی پہلی ششماہی میں 60.9 فیصد تھا (جدول 4.3)۔

نفع و نقصان کی تقسیم کے مکینزم کی ابھی تک اصلاح کی ضرورت ہے

اسلامی بینکاری اداروں پر یہ لازم ہے کہ وہ نفع و نقصان میں شراکت کے امانت کاروں میں نفع و نقصان بانٹیں۔ تاہم ان کی نفع و نقصان کے حساب و تقسیم کی پالیسیاں اور طریقے معیاری نہیں۔ ساکھ کے اس خطرے کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک اس شعبے سے مشاورت کے ساتھ ایک معیاری فریم ورک تشکیل دے رہا ہے جو 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران متعارف اور نافذ العمل ہونے کا امکان ہے۔ توقع ہے کہ اس معیاری فریم ورک سے نفع کے حساب اور تقسیم کی پالیسیوں اور طریقوں میں شفافیت بہتر ہوگی اور اسلامی بینکاری پر بالعموم اور تقسیم کے طریقہ کار پر بالخصوص عوامی اعتماد بڑھے گا۔

پاکس 4.1: پاکستان میں روایتی اور اسلامی بینکاری اداروں کے برٹس ماڈل، استحکام، اثاثوں کا معیار اور کارگزاری³²

اسلامی مالیات کے حامیوں کا کہنا ہے کہ اسلامی اصولوں کی بنیاد پر مالی وساطت ملکی معیشت، مالی منڈیوں اور حتیٰ کہ بین الاقوامی معیشت میں زبردست استحکام لاسکتی ہے۔ [صدیقی (2006ء); زاہر اور حسن (2001ء); نیکل (1998ء)]; الجمل (2000ء)]۔ تاہم اس مفروضے کی تجربی و عملی جانچ کے لیے عالمی سطح پر فقدان ہے۔ Cihak اور Hesse (2010ء) نے 1993ء تا 2004ء کے دوران 18 ملکوں میں بینکوں کے نسبی استحکام کی جانچ کے لیے 'صفر اسکورز' کا طریقہ استعمال کر کے معلوم کیا کہ چھوٹے اسلامی بینک چھوٹے اور بڑے کمرشل بینکوں سے مالی لحاظ سے مستحکم ہیں، جبکہ بڑے اسلامی بینک بڑے کمرشل بینکوں سے کمزور ہیں۔ انہوں نے اپنے مشاہدات کو بڑے اسلامی بینکوں میں 'نفع نقصان شراکت' (PLS) پر مبنی مالکاری سے متعلق انتظام خطرہ قرض کے مسائل سے منسوب کیا، تاہم 'نفع نقصان شراکت' پر مبنی مالکاری اسلامی بینکوں کے مجموعی قرضہ جزدان کا بہت مختصر جز ہے۔ ایک وسیع تر مطالعے میں جس میں 141 ملکوں میں 1995ء تا 2007ء کے دوران احاطہ کیا گیا، Beck, Demirgüç-Kunt وغیرہ (2010ء) نے اسلامی بینکوں اور روایتی بینکوں کا ان کی بیلنس شیٹ اور آمدنی کے گوشواروں سے اظہاریوں کا ایک گروپ استعمال کرتے ہوئے ان کے برٹس ماڈل، کارگزاری، اثاثوں کے معیار اور استحکام کا پانچ موازنہ کیا۔ انہیں معلوم ہوا کہ اسلامی بینکوں کی سرمایہ بندی بہتر ہے تاہم انہیں اسلامی اور روایتی بینکوں کے برٹس ماڈل، کارگزاری، اثاثوں کے معیار اور استحکام میں کوئی نمایاں فرق معلوم نہیں ہوا۔ Baele, Farooq وغیرہ (2010ء) نے پاکستانی شعبہ بینکاری کے 2006ء تا 2008ء کے قرضہ جاتی اعداد و شمار استعمال کرتے ہوئے معلوم کیا کہ اوسطاً، روایتی قرضوں کے مقابلے میں اسلامی قرضوں کی ناندہنگی کا امکان کم ہوتا ہے۔ ان مطالعوں سے پتہ چلتا ہے کہ شعبہ بینکاری کی ساخت اور اسلامی بینکوں کا حجم اور نظم بندی اسلامی بینکوں کی صحت پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔

یہاں مطالعے میں ہم اس کا جائزہ لیں گے کہ پاکستان میں، جہاں دونوں طرح کے بینکاری طریقے شانہ بشانہ چل رہے ہیں، رائج اسلامی بینکاری کا رویہ باری سمت، کارگزاری، اثاثوں کے معیار اور استحکام کے لحاظ سے روایتی بینکاری سے کس طرح مختلف ہے۔ ہمارے مشاہدات سے پتہ چلتا ہے کہ اسلامی اور روایتی بینکاری اداروں کے برٹس ماڈل میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے جس کی پیمائش غیر مادیاتی رقم (non-deposit funding) اور مجموعی رقم کی باہمی نسبت، اور خام قرضوں اور مجموعی اثاثوں کی باہمی نسبت سے کی گئی ہے۔ جہاں تک نفع پائی (اثاثوں پر منافع) اور اثاثوں کے معیار کے موازنے کا تعلق ہے، اسلامی بینکاری اداروں نے، جو اسلامی بینکوں اور روایتی بینکوں کی اسلامی بینکاری برانچوں پر مشتمل ہیں، روایتی بینکاری اداروں کے مقابلے میں، جو روایتی بینکوں اور روایتی بینکاری برانچوں پر مشتمل ہیں، بہتر کارکردگی دکھائی۔

ڈیٹا اور طریقہ کار

اس مطالعے کے لیے ہم نے انفرادی بینکوں کے اس سہ ماہی ڈیٹا کو استعمال کیا جو وہ عموماً بطور تحت اسٹیٹ بینک کے پاس جمع کراتے ہیں، چنانچہ یہ ڈیٹا دوسرے مطالعوں میں استعمال کیے جانے والے ڈیٹا سے زیادہ باقاعدہ، معیاری اور جامع ہے۔ اس ڈیٹا سیٹ (dataset) میں بینکوں کی بیلنس شیٹ اور گوشوارہ آمدنی کے بارے میں تفصیلی معلومات ہوتی ہیں۔ اسلامی بینکوں اور روایتی بینکوں کے موازنے کے لیے برٹس ماڈل، کارگزاری، اثاثوں کے معیار اور استحکام کے اظہاریوں کی تشکیل کے لیے یہ ہمیں کافی معلومات مہیا کرتا ہے۔

جدول 1: تمام بینکوں کے بنیادی شماریات					
	OBS	وسطانیہ	معیاری انحراف	اسلامی بینکاری ادارے	روایتی بینک
غیر سودی آمدنی اور کل آمدنی کا تناسب	1417	17.73	13.3	9.84	20.23***
غیر مادیاتی رقم اور کل رقم کا تناسب	1423	22.46	24.87	16.03	24.51***
خام قرضوں اور کل اثاثوں کا تناسب	1423	52.61	22.23	49.68	51.23
صفر اسکور	1423	15.55	18.94	19.56	14.16***
اثاثوں پر منافع	1423	0.53	1.58	1.08	0.32***
سرمائے اور اثاثوں کا تناسب	1423	9.88	45.47	19.47	5.85***
غیر فعال قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب	1367	13.89	22.24	1.61	23.52***
اختصاص اور خام قرضوں کا تناسب	1369	9.92	18.34	0.78	8.04***
لاگت اور آمدنی کا تناسب	1417	87.73	52.92	90.67	85.38
جاری لاگت اور کل لاگت کا تناسب	1389	47.14	20.08	42.91	46.55***
بینک کی سطح کے کنٹرولز					
حجم	1423	10	1.91	7.99	10.61***
غیر قرضہ جاتی آمدن اثاثوں اور کل اثاثوں کا تناسب	1423	52.19	18.99	44.16	54.42***
معیاری اثاثوں اور کل اثاثوں کا تناسب	1423	2.98	3.93	3.43	2.75***
***، **، * بالترتیب ایک فیصد، 5 فیصد اور 10 فیصد پر نمایاں					

پاکستان میں روایتی بینک اور اسلامی بینک ساتھ ساتھ کام کر رہے ہیں، ایک طرف چند مکمل اسلامی بینک ہیں، چند مکمل روایتی بینک ہیں اور چند بینک ایسے ہیں جو اسلامی اور روایتی دونوں طرح کی خدمات پیش کر رہے ہیں کیونکہ ملک کا قانونی ڈھانچہ روایتی بینکوں کو یہ اجازت دیتا ہے کہ وہ خالص اسلامی بینکاری خدمات پر مشتمل برانچیں کھول سکیں۔ چنانچہ ہمارا ڈیٹا سیٹ ہمیں یہ جاننے کی سہولت دیتا ہے کہ ایک ہی بینک کے اندر برٹس ماڈل، کارگزاری، اثاثوں کے معیار اور استحکام کے اظہاریوں کے لحاظ سے اسلامی بینکاری آپریشنز اور روایتی آپریشنز کس طرح مختلف ہوتے ہیں۔ اس ڈیٹا سیٹ میں 23 روایتی بینکوں، 5 اسلامی بینکوں اور 12 ڈیپریٹمنٹ بینکوں (دونوں طرح کی بینکاری خدمات دینے والے) کے، جون 2002ء سے مارچ 2010ء تک 32 سہ ماہیوں کے حسابات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ پاکستان کے رواج کے مطابق ڈیپریٹمنٹ بینکوں کی اسلامی برانچوں کو ہم 'اسلامی بینکاری برانچوں' (IBBs) اور روایتی برانچوں کو روایتی بینکاری برانچوں کا نام دیتے ہیں۔ 'اسلامی بینکاری برانچیں' اور خالص اسلامی بینک، دونوں لکرا اسلامی بینکاری ادارے (IBIs) تشکیل دیتے ہیں۔ جدول 1 میں اسلامی بینکاری اداروں اور روایتی بینکوں کے بنیادی متغیرات کی بنیادی شماریات دی گئی ہیں۔

برٹس ماڈل کے لیے ہم نے قرضہ³³ اور مجموعی اثاثوں کا باہمی تناسب استعمال کرتے ہوئے اسلامی اور روایتی بینکوں کے اثاثہ جزدان کا تقابل کیا۔ ہمارے نمونے میں خام قرضوں اور اثاثوں کا تناسب اوسطاً 53 فیصد ہے جس میں 22 فیصد کا معیاری انحراف (standard deviation) ہے۔ اسلامی بینکاری اداروں میں یہ تناسب روایتی بینکوں سے کم ہے، تاہم دونوں میں فرق نمایاں نہیں ہے۔

توقع کے مطابق، اسلامی بینکاری ادارے منڈی کے محدود آپشنز کی بنا پر غیر مادیاتی رقم پر زیادہ انحصار نہیں کرتے، یہ بات روایتی بینکوں کے مقابلے میں، ان کے غیر مادیاتی رقم اور مجموعی رقم کے کم تناسب سے ظاہر ہے۔ مزید برآں، اسلامی بینکاری اداروں کی مجموعی آمدنی میں غیر سودی/سودی آمدنی کا اوسط تناسب 9.84 فیصد ہے جبکہ

32 یہ سیکشن فاروق، معظم اور ساجد ظہیر (2012ء) کے جس ورکنگ پیپر پر مبنی ہے اس کا عنوان ہے: "Business Model, Stability, Asset Quality and Efficiency of Conventional and Islamic Banking Institutions: Evidence from an Emerging Economy"

33 اسلامی بینکاری اداروں میں اصطلاح 'قرضہ' سے مراد ہر وہ مالکاری ہے جس میں اسلامی طریقہ مالکاری استعمال کیا جائے، جبکہ 'مارک اپ' سے مراد منافع ہے جو کوئی اثاثہ فروخت کرنے یا بیٹے پر دینے سے حاصل ہوا ہو۔

مجموعی بینکاری صنعت کے معاملے میں یہ 17.73 ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلامی بینکاری ادارے مقابلتاً نئے ہیں اور ان کا حجم اور نیٹ ورک کی وسعت کم ہے۔ ہم نے اسلامی بینکیوں اور روایتی بینکیوں کے استحکام کے موازنے کے لیے Z-scores استعمال کیے۔ بینک کا استحکام معلوم کرنے کے لیے Z-score کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ بینک اس وقت دیوالیہ ہوتا ہے جب سرمائے اور اثاثوں کا تناسب (capital-asset ratio) اور اثاثوں پر منافع کا مجموعہ صفر یا صفر سے کم ہو جائے، یا جب نقصانات ایکویٹی سے بڑھ جائیں (Roy، 1952؛ بنیان اور پیٹنک، 1988؛ Boyd، گرانم اور ہوٹ، 1993؛ اور ڈی کولو، 2000)۔ Z-score جانے کے لیے اثاثوں پر منافع کی وسطانیہ (mean) شرح (μ)، اور ایکویٹی اور اثاثوں کے وسطانیہ تناسب (k) کے مجموعے کو اثاثوں پر منافع کے معیاری انحراف پر تقسیم کیا جاتا ہے، یعنی $z\text{-score} = \frac{\mu}{\sigma}$ ۔ اس سے دیوالیہ پن کے خطرے کو ناپا جاتا ہے۔

نمونے کے ڈیٹا سے پتہ چلتا ہے کہ اسلامی بینکیوں کا Z-score روایتی بینکیوں کے Z-score سے اوسطاً (on average) بلند ہے، یعنی اسلامی بینکاری ادارے بلحاظ اوسط اپنے روایتی بینکاری حریف اداروں کے مقابلے میں زیادہ مستحکم ہیں۔ اسلامی بینکاری اداروں کے اس استحکام کا سبب بہتر سرمایہ بندی³⁴ اور اثاثوں پر نسبتاً بلند منافع ہے۔ ہم نے دونوں بینکاری نظاموں کے اثاثوں کا معیار جانچنے کے لیے غیر فعال قرضوں اور خام قرضوں کا تناسب، اور اختصاص (provisioning) اور خام قرضوں کا تناسب استعمال کیا۔ اسلامی بینکاری اداروں کے غیر فعال قرضے اور ان کا اختصاص روایتی بینکاری اداروں کے مقابلے میں کم ہے جس سے ان کے اثاثوں کے بہتر معیاری عکاسی ہوتی ہے۔ کارگزاری کے اظہاریوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی بینکاری اداروں کی لاگت اور آمدنی کا اوسط تناسب روایتی بینکیوں کے اوسط تناسب سے بلند ہے، اگرچہ کہ ان کے متفرق اخراجات کم ہیں، جو جاری لاگت اور مجموعی لاگت کا باہمی تناسب ہے۔ متغیرات (variables) کے مابین ریاضیاتی ربط (correlation) سے کسی حتمی دشواری کا اندیشہ نہیں ملتا لہذا ریاضیاتی ربط کے سانچے (matrix) کا یہاں ذکر نہیں ہے۔

اکاؤنٹنگ کی تفصیل

دونوں طرح کے بینکیوں کے ڈیٹا میں بینکاری کے مختلف اظہاریوں بزنس ماڈل، کارگزاری، اثاثوں کے معیار، اور استحکام میں فرق جاننے کے لیے ہم نے درج ذیل regressions کا تخمینہ لگایا:

(1)

4\equation.jpg not found

جہاں M اپنا نشان میں سے ایک پیش ہے جو سرمایہ میں بزنس ماڈل، اثاثوں کے معیار، استحکام اور کارگزاری سے متعلق ہے۔ I اسلامی بینکاری اداروں کے لیے فرض (dummy) کیا گیا ہے جن میں اسلامی بینکاری کی برانچیں اور اسلامی بینک شامل ہیں۔ B وہ مدت ہے جس میں بینک کی خصوصیات بدل جاتی ہیں، اور T معینہ وقت کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک ہی بینک میں اسلامی بینکاری آپریٹنگز کا روایتی بینکاری آپریٹنگز سے موازنہ کرنے کے لیے ہم نے بینک کا معینہ اثر استعمال کیا۔

سب سے پہلے ہم نے اسلامی بینکاری اداروں کے لیے کسی متغیر (covariate) کے بغیر اوزام (intercept) اور فرض (dummy) کے ساتھ مساوات (1) کا تخمینہ کیا۔ پھر ہم نے بینک کی سطح کے ان time variant features کے نتائج کو بہترین کنٹرول کیا جو بینک کی نوعیت کی بنا پر بینک میں differences کو متاثر کر سکتے ہیں۔ ہمارے کنٹرول متغیرات میں اثاثوں کے اندراج کی بنیاد پر بینک کا حجم شامل ہے کیونکہ بڑے بینک کفایت حجم کی بنا پر زیادہ کارگزاری دکھا سکتے ہیں، جھوک قوما تک ان کی زیادہ رسائی ہو سکتی ہے، اور فیس کی بنیاد پر وہ زیادہ کمائی کر سکتے ہیں۔ تاہم بینک کے حجم اور استحکام کے مابین کوئی معینہ تعلق نہیں پایا گیا (Beck, Demirgüç-Kunt، وغیرہ 2010)۔ پاکستان کے زیادہ تر اسلامی بینک چھپکے یا درمیانے حجم کے زمروں میں آتے ہیں، جبکہ بعض بڑے روایتی بینکیوں نے منڈی کا فائدہ اٹھانے کے لیے بھی اپنی مخصوص شاخوں پر اسلامی بینکاری کی خدمات متعارف کرائی ہیں۔ ہم نے معینہ اثاثوں اور مجموعی اثاثوں کے تناسب اور غیر قرضہ جاتی کاہی اثاثوں (earning assets) اور مجموعی اثاثوں کا تناسب بھی شامل کیا تاکہ بالترتیب غیر پیداواری اثاثوں (unproductive assets) اور غیر قرضہ کاری کا روبرو (non-lending business) کی موقع لاگت (opportunity cost) کو کنٹرول کیا جائے۔

نیز، ہم نے روایتی بینکاری اداروں سے متعلقہ فرق ملاحظہ کرنے کے لیے اسلامی بینکاری اداروں کی فرضی حیثیت کو اسلامی بینکیوں اور اسلامی بینکاری برانچوں کی فرضی حیثیت میں منقسم کیا۔ سروں پر موجود مقدماتیں ہٹانے کے لیے ڈیٹا کو پہلے اور 99 ویں پرسنائل پر winsorize کیا گیا۔ صحت (robustness) کی غرض سے تمام مقدماتوں کا اصل ڈیٹا کے ساتھ بھی تخمینہ لگایا گیا جس کو winsorize نہیں کیا گیا، اس کے بھی نتائج وہی رہے، اس لیے یہاں نہیں دیے جا رہے۔

نتیجہ:

جدول 2 میں اسلامی بینکاری اور روایتی بینکاری آپریٹنگز کے استحکام اور اثاثوں کے معیار کے مختلف اظہاریوں کی مقداروں (1) کے نتائج دیے گئے ہیں۔ نتائج کے مطابق اسلامی بینکاری اداروں اور روایتی بینکاری اداروں کے استحکام اور اثاثوں کے معیار کے مابین نمایاں فرق ہے۔ غیر فعال قرضوں اور خام قرضوں کے اختصاص کے معاملے میں اسلامی بینکاری ادارے روایتی بینکاری اداروں سے بہتر ہیں۔ Baele، فاروق وغیرہ (2010) کا مطالعہ بھی بینک اثاثوں کے معیار کے معاملے میں ان نتائج کی تصدیق کرتا ہے، اس مطالعے میں پاکستان کے 2006 تا 2008ء قرضوں کے اعداد و شمار استعمال کیے گئے ہیں۔ اسلامی بینکاری اداروں کے اختصاص اور خام قرضوں کا تناسب غیر فعال قرضوں کی نسبتاً کم سطح کی بنا پر نمایاں طور پر کم ہے۔ اسلامی بینکاری اداروں کا اثاثوں پر منافع بھی شارانی اور اقتصادی طور پر روایتی بینکاری اداروں سے زائد ہے۔ اسی طرح اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثوں کے معیار

جدول 2: استحکام اور اثاثوں کے معیار کی مقداروں (1) کے نتائج					
استحکام		اثاثوں کا معیار			
صفر اسکور	اثاثوں پر منافع	سرمائے اور اثاثوں کا تناسب	اختصاص اور خام قرضوں کا تناسب	غیر فعال قرضوں اور خام قرضوں کا تناسب	
17.69	-2.65**	11.51	30.59**	48.61**	روایتی بینک
2.06	7.12***	57.40	37.72**	56.68*	اسلامی بینک
-1.17	0.27***	-0.13	-3.07**	-4.24**	حجم
0.02	-0.06*	0.84	0.18	0.73**	معینہ اثاثوں اور کل اثاثوں کا تناسب
0.17	0	-0.11	0.26**	0.22*	غیر قرضہ جاتی آمدن اثاثوں اور کل آمدن اثاثوں کا تناسب
0.08	-0.67***	-5.49	2.64*	4.14**	اسلامی بینکیوں کا حجم
***، **، * بالترتیب ایک فیصد، 5 فیصد اور 10 فیصد پر نمایاں					

34 اسلامی بینکاری ادارے روایتی بینکیوں کے مقابلے میں نسبتاً نووارد ہیں چنانچہ ان کے سرمائے کی بحیثیت مجموعی لیورا جیرو روایتی بینکیوں سے کم ہے۔

جدول 3: پرنس ماڈل اور کارگزاری کی مقداروں (1) کے نتائج					
کارگزاری		پرنس ماڈل			
لاگت اور جاری لاگت	آمدنی کا اورکل لاگت	خام قرضوں اورکل اثاثوں کا تناسب	غیر سودی آمدنی اورکل قرضوں کا تناسب	آمدنی اورکل آمدنی کا تناسب	غیر سودی آمدنی اورکل آمدنی کا تناسب
21.92	150.48	127.29	128.82	13.70	روایتی بینک
***	***	***	***		
43.53	35.86	36.34	82.71	20.76	اسلامی بینک
***	***	***	***		
0.48	8.92	2.52	8.08	0.22	حجم
1.45	2.86	0.59	0.22	0.10	معینہ اثاثوں اورکل اثاثوں کا تناسب
0.27	0.42	0.85	0.35	0.07	غیر قرضہ جاتی آمدن اثاثوں اورکل آمدن
***	***	***	***	***	اثاثوں کا تناسب
4.23	2.66	2.83	6.38	1.68	اسلامی بینکوں کا حجم
***	***	***	***	***	

کے اظہار یہ روایتی بینکاری اداروں سے بہتر مقام کے حامل ہیں۔ ان دونوں اظہاریوں کے معاملے میں تمام اسلامی بینکاری اداروں اور روایتی بینکاری اداروں میں فرق اقتصادی طور پر بھی باواقعہ ہے۔

برنس ماذل اور کارگر گزاری کے مختلف اظہار یوں کی مقداروں (1) کے نتائج جدول 3 میں پیش کیے گئے ہیں۔ نتائج سے اسلامی بینکاری اداروں اور روایتی بینکاری اداروں کے مابین برنس ماذل اور کارگر گزاری کی مختلف پیمائشوں میں نمایاں فرق کا پتہ چلتا ہے۔ اسلامی بینکاری اداروں کی غیر سودی/مارک اپ آمدنی اور روایتی بینکوں سے نمایاں طور پر کم ہے، اور روایتی بینکاری اداروں کے مقابلے میں اسلامی بینکاری ادارے اپنی مالی ضروریات کے لیے غیر اخلاقی ذرائع پر کم انحصار کرتے ہیں، چنانچہ ان دونوں کے برنس ماذل میں فرق ہوتا ہے۔ اسلامی بینکاری اداروں اور روایتی بینکاری اداروں کے مجموعی اثاثوں میں مالکری کا تناسب بھی مختلف ہوتا ہے، تاہم یہ فرق شہادتی لحاظ سے نمایاں نہیں ہے۔

تاہم اسلامی بینکاری اور ادوں کی گارنٹری نسبتاً کم معلوم ہوتی ہے کیونکہ ان کی جاری لاگت اور مجموعی لاگت کا تناسب بلند ہے، اس بلند تناسب کی وجہ ان کے غیر ضروری تکنیکی پس ہیں۔ یہ عین متوقع بھی تھا کیونکہ اسلامی بینکاری اور ادے نسبتاً نو وارد ہیں، ابتدائی برسوں میں انہیں قیام سے متعلق بھاری لاگت برداشت کرنی پڑی ہے اور انہیں معروف برادر والے، صارفین کے حوالہ اور طریقہ کار سے آراستہ نسبتاً مستحکم روابط بنائے ہیں۔ درپیش ہے چنانچہ چھوٹے عوام کی توجہ کے حصول کے لیے انہیں زیادہ اخراجات کرنے کی ضرورت ہے۔ اس فرق کی ایک وجہ درج ذیل بینکیوں کو کفایتِ حجم سے حاصل ہونے والی کارگزاری بھی ہو سکتی ہے جو نسبتاً نو وارد اسلامی بینکیوں کو حاصل نہیں۔³⁵

یوڈیٹا ہمیں بیک کے معینہ اثرات استعمال کرنے کا موقع بھی فراہم کرتا ہے کہ کیونکہ بعض بیک اسلامی اور روایتی بیکاری بیک وقت کر رہے ہیں۔ غیر منقطع نتائج کے مطابق استحکام، اثاثوں کے معیار اور کارگزاری کے بعض اظہار یوں کے معاملے میں اسلامی بیکاری برانچوں اور روایتی بیکاری کے مابین نمایاں فرق ہے تاہم ان دونوں کے مابین کاروباری سمت بندی (business orientation) کے معاملے میں کوئی فرق نہیں۔

اختتامیہ:

اس سیکشن میں ہم اس بات کی تحقیق کریں گے کہ کاروباری سمت بندی، کارگزاری، اثاثوں کے معیار اور استحکام کے لحاظ سے پاکستان میں اسلامی بینکاری ادارے روایتی بینکاری اداروں سے کس طرح مختلف ہیں۔ نتائج کے مطابق بینکی سطح کے خواص کنٹرول کر لینے پر پتہ چلتا ہے کہ اسلامی بینکوں اور روایتی بینکوں کے برٹس ماڈل میں بہت فرق ہے۔ نیز گزشتہ دہائی کے دوران اسلامی بینکاری اداروں نے نقص یا ناپی اور اثاثوں کے معیار کے حوالے سے روایتی بینکوں کی نسبت بہتر کارکردگی دکھائی۔ خاص طور پر اسلامی بینکاری اداروں کے غیر فعال قرضے اور، اختصاصاً قرضوں کا تناسب روایتی بینکوں کے ان اظہاریوں کے مقابلے میں کم ہیں۔ اسلامی بینکی غیر اخلاقی قرضوں پر کم انحصار کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی زیادہ توجہ بنیادی بینکاری پر ہے۔ تاہم ان کے اثاثہ جزدان میں قرضوں اور مجموعی اثاثوں کا تناسب روایتی بینکوں سے کم ہے۔ دوسری طرف، ہماری معلوم کردہ مقصداروں میں اسلامی بینکاری ادارے روایتی بینکاری کے مابین کارگزاری کے حوالے سے کوئی نمایاں فرق سامنے نہیں آیا ہے۔

35 فاروق، ایم (2011ء) کا ورکنگ پیپر، "Literature Survey and Anatomy of Islamic Banking"